



افیہ بیویاں

امین



Urdu Novels Mania Team©

www.urduNovelsmania.com

ناول: اُف یہ بیویاں

رائٹر: ایمین

السلام علیکم۔۔

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور اگر آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں تو

www.urdunovelsmania.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ

فارم فراہم کر رہی ہے۔۔ اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول ناولٹ، افسانہ، کالم

، آرٹیکل یہ شاعری پوسٹ کروانا چاہتے تو بھی ایک میل کریں

novelsmania.2020@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

[Fb.com/NovelsMania.Official](https://fb.com/NovelsMania.Official)



0323-0707017

👁️ افیہ بیویاں 👁️

تحریر: ایمن

کپڑیاں توں پانڈے لے، شرٹاں توں پانڈے لے، جوگر بوٹاں
توں پانڈے لے،،۔

بھائی صاحب! ذرا جلدی ادھر آنا۔ آہستہ سی آواز میں عائشہ نے کہا کمپن رويسہ سن نا
لے۔۔

یہ سوٹ دیکھیں پورے چھ سوٹ ہیں صرف چھ، سات شادیوں میں پہنے ہیں۔
انکے بدلے ایک پڑاٹب اور ایک بڑی ٹوکری دے دو۔۔
یہ ایک بڑاٹب ہی مل سکتا ہے اسکا۔۔

صرف ایک ٹب بھائی، نئے کپڑے ہیں سارے
ہاں ہاں باجی چھ، سات شادیوں میں پہنے ہوئے نئے کپڑوں سے یہی کچھ ملتا ہے۔۔
نہیں لینا تو نالو۔۔

اچھا اچھا جلدی سے یہ کپڑے لو اور ٹب دو جلدی سے عائشہ نے ادھر ادھر جھانکی مارتے ہوئے کہا۔۔۔

میں بھی دیکھوں یہ دروازے میں لٹکی کس سے کھسر پھسر کر رہی ہے ڈائن کہیں کی۔۔
 کمیننی عورت یہ میرے کپڑے تھے او بھائی رکو۔۔ بھائی بھی جلدی جلدی چلتا بنا
 ڈائن تو نے میرے کپڑے برتن والے کو دے دیے میں بھی کہوں روز روز میرے
 کپڑے کم کیوں ہو رہے ہائے میرے جمیز کے کپڑے تھے عائشہ کا منہ نوچتے ہوئے
 رویسہ نے کہا میں تجھے چھوڑوں گی نہیں۔

لوجی عائشہ میڈم کے بال اپنی سوتن رویسہ کے ہاتھ میں اور جنگ کی کوئی 300 ویں جنگ
 عظیم شروع۔۔

ساتھ والی آپا وہی رجو آپا جو ہمیشہ سے لڑائی رکوانے کا جذبہ لے کر آتی ہیں
 اور چھ خود کھا کر جاتی ہیں پھر بھی بعض نہیں آتیں اور ٹرائے ٹرائے اگین والا مورل اپناٹے
 ہوئے ہیں۔۔۔

لوجی ان سے ملیے یہ ہیں عثمان مختیار!۔

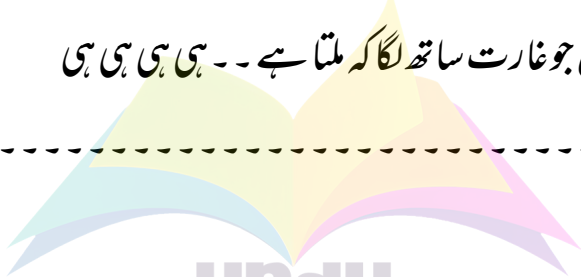
عائشہ اور رویسہ کے اکلوتے شوہر۔۔

بہت ہی باہمت جگر، گردے پھپھڑوں والے،

آخر کو دودو بیویوں (عائشہ، رویسہ) کو جو بھگت رہے ہیں۔۔

انکی زندگی میں سکون ہی سکون ہے۔

جی جی وہی والا سکون جو غارت ساتھ لگا کہ ملتا ہے۔۔ ہی ہی ہی ہی



عثمان نے گھر میں گھستے ہی سلام کیا۔۔

جسکا جواب دونوں بیگمات نے یک زبان ہو کر دیا کہیں کوئی میرے سے بازی نالے

جائے۔۔

دونوں بیگمات پانی سے بھرے گلاس لے کر آئیں۔ (انصاف کا تقاضا)

مجھے ایک گلاس پانی پینا ہوتا ہے آدھا آدھا دونوں لے کر آیا کریں۔ میرا پیٹ ہے پانی کی

زمین دوز ٹینکی نہیں جو دودو گلاس چڑھاؤں بھری سردی میں۔

غصے سے عثمان نے گلاس پچ کر رکھے اور خود لے کر پانی پی لیا۔۔

انصاف کا تقاضا، ناتیرانا ہی تیرا

میری جان سے پیارا بیٹا ادھر آؤ۔

عثمان نے منے (ہادی) کو اپنے گھٹنے پہ بٹھالیا اور پیار کرنے لگا۔۔۔

رومیسہ! منی (ہادیہ) سے جا جا کے باپ کے گھٹنے پہ بیٹھ وہ دیکھ ڈائن کی بیٹی کیسے باپ سے پیار بٹور رہا ہے۔۔۔

امی میں گیم کھیل رہی ہوں اینڈ ہونے والا ہے پھر جاتی ہوں امی نے موبائل ہاتھ سے لے کر ٹیپ پیسٹی باپ کے پاس بھیجا بیچاری کو چارو ناچار جانا ہی پڑا۔۔۔

لوجی منے نے ابا پہ پشی کر دی

عثمان نے دونوں بچوں کو گود سے اتار کر خود کپڑے بدلنے چلا گیا۔۔۔

ہادیہ اٹھ کر کمرے میں آئی آتے ہی ماں سے چھترول ہوئی۔۔۔

اس ہادی کے بچے نے باپ پہ پشی کی تو نے کیوں نہیں کی (انصاف کا تقاضا)۔

امی میں اتنی بڑی ابا پہ پشی کرتی اچھی لگوں گی۔۔۔

آگے سے زبان چلاتی ہے۔۔ بس میں نے کہہ دیا جیسا وہ ہادی کرے ویسا کیا کرورنہ رکھ کے ایک جھانپڑ دوں گی۔۔

منی دانت پیستی چلی گئی ماں کی ایک نئے حکم پہ۔۔

سرتاج جی مجھے امی کی طرف جانا ہے۔۔

عثمان! ضرور جاؤ۔۔

یقیناً دوسری بھی جائے گی کیونکہ جب ایک جاتی تبھی دوسری بھی اتنی دیر اور اتنے ہی وقت کے لیے جاتی ایک بیوی کے ساتھ شوہر اکیلا نارہ جائے اور اسکی خوب لاڈیاں اٹھائے۔۔ عثمان نے دوسری کے جانے کے بارے میں سوچا اور خوشی خوشی اجازت دے دی۔۔ شکر دونوں سے جان چھوٹی کچھ وقت کے لیے۔۔

عثمان کی "کلاریسن" پارٹی شروع ہو چکی تھی جو وہ ہمیشہ بیگمات سے آزادی پر مناتا تھا۔۔ میری بیویاں  میکے چلی گئیں۔۔۔

عثمان مختیار (جنکا اب اپنی سانس پہ بھی اختیار نہیں رہا)

کچھ دن کے لیے اسلام آباد پہنچ گئے کلمے۔۔

وہاں اچانک سکول کے دوست سے ملاقات ہو گئی۔۔۔
 اوئے حارث تو،، دونوں گرم جوشی سے بغلگیر ہوئے۔۔۔۔۔

دونوں میں بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا۔۔

حارث تو بتاتا تو نے کیا پروفیشن چنا۔۔

حارث! "میں ڈاکٹر ہوں ڈنگروں کا"۔۔

یعنی انسانوں نے تجھے اپنے علاج کے لیے قبول نہیں کیا۔۔ ویسے تیری شکل بھی ہے
 ڈنگروں والی۔

ڈنگروں کے حوصلے پہ بھی میں نثار۔۔

حارث نے عثمان کی تشریف پہ کھینچ کہ ایک چپت لگائی۔۔

دونوں ایک ٹیبل پہ بیٹھ گئے۔۔

تو نے تو شادی کر لی تھی بیوی بچوں کو لے آتا حارث نے کہا۔۔

- "سرتاج آپکے ساتھ میں بیٹھوں گی، رویسہ آئی، نہیں میں بیٹھوں نہیں میں نہیں میں نہیں

میں نہیں میں اس نہیں نہیں میں سرتاج کو دھکا لگا اور سرتاج نیچے"۔

دھڑام، سرتاج جی کے کھوپڑی نیچے زمین سے
بجی تو سرتاج جی کو ہوش آیا۔۔۔۔

اونے تجھے کیا ہوا بیٹھے بیٹھے گر گیا ہوٹل

والوں کی کرسی سمیت نیچے چھلانگ لگانی تھی۔۔۔ کچھ سوچ رہا تھا عثمان نے شرمندہ
ہوتے ہوئے کہا۔

چل پھر میں چلتا ہوں گھر پہنچ کر تھاری میری طرف دعوت ہے لازمی آنا بھابھی کو لے
کر۔۔ "بھابھیاں کہو" عثمان نے دل میں سوچا۔

عثمان دونوں بیویوں سے آپ دونوں تیار رہنا میرے دوست کے گھر دعوت ہے۔۔
آپ ہمیں پارلر چھوڑ دینا۔۔

ہم اسکے گھر دعوت پہ جا رہے ہیں ولیمے پہ نہیں۔۔ ہلکا سا میک اپ کروانا اچھا
عثمان نے کہہ کر جان پھڑوائی۔۔۔

دونوں جا کے پیچھے گاڑی میں بیٹھ گئیں (انصاف کا تقاضا)۔ عثمان نے فرنٹ سیٹ کو
حسرت سے دیکھا۔ اگر ایک بیوی ہوتی تو آج میں اکیلانا بیٹھا ہوتا۔۔

اس وقت کسی ایک کو بھی بلانا بھونڈوں کو لڑوانے والا کام ہے۔۔۔۔۔

تم نے اس ڈائن کا ہیر سٹائل زیادہ اچھا بنایا ہے عائشہ نے کہا، اور تم نے اس چندال کا میک اپ زیادہ اچھا کیا ہے میرا نہیں۔۔

آپ دونوں جیسی ہیں ویسی ہی لگتا ہے اب میرا کیا قصور پارلروالی نے معصومیت سے کہا
دونوں کو اپنی اتنی تعریف پہ تپ چڑھ گئی۔۔
دونوں نے بیوٹیشن کو بالوں سے پکڑ لیا۔

چھوڑو میرے بال جہاں بھر کی لڑاکا مسٹنڈیاں میرا جو نڈا ہی پٹ دیا ستارہ جہاں کی طرح نکل
یور۔۔۔۔

پارلر کے ورکرز نے بیوٹیشن کی جان چھڑوائی اور دونوں کو زبردستی پارلر سے دھکے دے کر نکالا۔۔۔۔

www.urdu novels.com

دونوں لڑتی بھڑتی عثمان کے ساتھ حارث کے گھر پہنچیں۔

حادثہ اور اسکی بیوی نے ڀرتياڪ استقبال ڪيا۔۔

حارث! عثمان ان میں سے بھابھی کو نسی ہیں۔۔

"دونوں"

عثمان نے مرے دل سے جواب دیا جیسے خوشدلی سے بولنے پہ پیسے کٹیں گے۔
 حادثہ صوفے پہ اچھل ہی گیا اور حیرت سے اسکے دیدے پھٹ گئے۔۔۔۔۔
 سچ سچ بتایہ دوشادیوں کا بھوت کہاں سے چڑھا، تو تو ایک بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔
 حادثہ متحس ہوا۔۔

عثمان خاموش رہا۔۔

یار آج اپنے دل کی سلائیاں ادھیڑ کے جو دل میں ہے کہہ دے۔۔۔۔۔
 عثمان اپنی غم داستان سنانا شروع ہوا۔

یار اماں کے آخری دن تھے دنیا میں، انہوں نے آخری خواہش میں اپنی بھتیجی عائشہ سے
 نکاح کروادیا۔۔

اب ابا اماں سے پیچھے رہنے والے کہاں تھے دو مہینے بعد انہیں بھی اللہ کو پیارا ہونے کا خیال
 آگیا اور آخری خواہش میں میرا نکاح اپنی بھتیجی رویسہ سے کروادیا۔۔۔۔۔
 حادثہ کوہنسی کا دورہ پڑ چکا تھا اور وہ لوٹ پوٹ ہوتا رہا۔۔

ویسے لوگوں کو ایک نہیں ملتی (یہ دیکھو ہمارے گروپ کے لڑکے ہر وقت لڑکی پٹانے
 والی پوسٹیں لگاتے ہیں ملتی ایک نہیں)
 تجھے دو دو مل گئیں۔۔

تیری عید ہو گئی۔۔

عثمان! ہاں، جی بکرا عید۔ برا سا منہ بنا کر کہا،

جس کا لیل میں ہوں۔۔۔

ویسے شکر کر ایک دن شادی نہیں ہوئی ورنہ۔ انصاف کا تقاضا "حارث نے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر کہا

عثمان نے اپنا جوتا اتار کر حارث کی ٹنڈ پہ مارا جس کا نشانہ پر فیکٹ لگا۔۔



دو بیویوں کو ہینڈل کرنا مشکل ہے

میرے سے ایک نہیں ہوتی۔۔

دونوں میں برابر کیسے کرتا ہے؟؟؟

عثمان نے دونوں پاؤں جوتوں سے آزاد کر حارث کے منہ کے آگے کیے۔۔

اوائے یہ بدبودار دو رنگ جرابیں ہٹا میرے منہ کے پاس سے۔۔

تجھے انصاف دکھا رہا ہوں دو بیویوں میں۔

دورنگ جرابیں "ایک ایک سے لے کر پہنتا ہوں دوسری، دوسری سے"۔
حادث کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا 🤪۔

حادث ہنس ہنس کے دوہرا ہو گیا۔
عثمان غصے سے میں پریشان ہوں تو ہنس رہا ہے۔۔
ویسے ہی آگئی تیری حالت دیکھ کر حادث نے کہا اور پھر ٹھٹھے مار کر ہنسنے لگا۔۔
تو انکو الگ الگ گھر میں کیوں نہیں رکھتا۔
نہیں رہتی الگ۔۔

الگ رہیں گی تو ایک دوسرے پہ نظر کیسے رکھیں گی۔
ویسے تمہارے ابا نے تمہیں پیدا کرنے کا بدلہ لیا حادث نے کہا اور خوب ہنسا منہ پورا کھول
کے۔۔
www.urdu novels mania.com

عثمان نے ایک مکار سید کیا اسکی تشریف پہ۔۔ اوئی اوئی میرا کیا قصور سچویش ہی ہنسنے والی
ہے۔۔

میں پھول کے ساند جیسا اس لیے ہو گیا ہوں،
ڈبل ڈبل روٹی

ڈبل سالن چاہے بد مزہ ہی کیوں نا ہو

ڈبل چائے

ڈبل میٹھا

اور مجبوراً دونوں کی تعریف میں رطب اللسان ہونا پڑتا ہے۔

یہاں تک کہ نہاتا بھی ڈبل ہوں۔۔۔ حارث چیلنج ہی اٹھا اتنی سردی میں۔

ہاں اگر ایک کے واشروم میں نہالوں تو دوسری لڑنے لگتی ہی "میرے واشروم میں تو نہیں نہائے"۔

بس اتنی چھوٹ دی وقت دو ٹائم کر دیا صبح شام

شام کو اگر گھر جا کر نا نہاؤں تو مجھے شاور کھول کے ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا کر دیتی ہیں۔۔۔

اس لیے مینے نہانا ہی کم کر دیا۔۔۔

آئے ہائے میں بھی کہوں اتنی بدبو کیوں آتی ہے حارث نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

ویسے ایک آئیڈیا ہے میرے پاس اس پہ عمل کیا جائے تو شاید تیری بیگمات سدھر

جائیں۔

کھسر پھسر کھسر پھسر پھس پھس پھس پھس

حارث نے سارا پلان عثمان کے کان میں انڈیلا
جسکو منہ بنا کر عثمان نے مان لیا۔

رویسہ دبے پاؤں پاؤں عائشہ کے کمرے میں آئی۔۔۔

عائشہ سو رہی تھی بے خبر گھوڑے کتے بیچ کر۔۔

خاخووووو خاخووووو خاخووووو

آئے ہائے یہ تو خراٹے بھی کتنے بے سرے لیتی ہے۔

رویسہ نے دونوں کانوں پہ ہاتھ رکھا تاکہ خراٹے کانوں تک نہ پہنچیں پر خراٹے اتنے پر زور
تھے کان کے پردے پھاڑ کے اندر گھس گئے

رویسہ نے اپنی عقلمندی پر خوف کے ہیر و علی کی طرح پنچہ اپنے منہ کی طرف گھمایا۔۔

اگر کانوں سے ہاتھ نہیں ہٹاؤں گی تو کاروائی کیسے کرونگی۔۔

عائشہ نے ناولوں کا ڈھیر جمع کیا ہوا تھا۔۔

ہائے یہ سارے ناول بیچ کر میں پتیسہ کھاؤں گی رومی والے کو دے کر۔۔

میرے قیمتی کپڑوں سے ٹب لیا اب بدلہ تو بنتا ہے۔۔

چلو دیکھوں ذرا کون کونسے ناولز جمع کیے ہوئے ہیں میسنی نے۔۔

ناول چھانٹتے ہوئے منام ناول ہاتھ لگا

ہمیں یہ چھپا نہیں تو اسکے پاس کیسے آیا۔

ہائے اللہ کتنی چلتر ہے بھئی 2، 2 روپے کی کاپیاں منگوا کر پورا ناول بنایا ہوا ہے تبھی بار

بار کمنٹ میں کہتی رہتی تھی اب پڑھ لیا اب لے کر کیا کرنا۔۔

منام ناول نکال کر چھپا لیا اور باقی کے بیچ کر دال، پیتسہ خوب کھایا۔ (یقیناً ڈبل سواد آیا)

ہائے میں لٹ گئی ہائے میں برباد ہو گئی۔۔

میرا قیمتی سرمایہ، میرے دل کے ٹوٹے ناول بیچ کر کھا گئی۔۔

عثمان دیکھیں اس ڈائن نے کیا کیا۔۔

عائشہ روتی جاتی ساتھ ساتھ قمیض کے دامن سے ناک پونچھتی جاتی۔۔

عثمان جھنجھلاتے ہوئے تم نے اسکے کپڑے دے دیے اس نے تمہارے ناول بیچ

دیے حساب برابر

ہائے اس میں میرا پیارا ناول منام بھی تھا میں نے 2، 2 روپے کے ٹھپے اکٹھے کر کے

پرنت منگوا یا تھا سارا

عثمان جان چھڑوانے کے لیے اچھا جب آئے گا میں خرید کے دونگا
عائشہ عثمان کے گال کھینچتے ہوئے ہائے میرے ہمٹی ڈمٹی آپ کتنے اچھے ہیں۔۔
یہ ہمٹی ڈمٹی بھی تم دونوں نے ٹھسا ٹھسا کے بنایا ہے۔۔

عثمان بمعہ دونوں بیگمات ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھا فلم دیکھ رہا تھا۔۔
ساتھ ساتھ دونوں کے ہاتھوں کے بنے پکڑے کھا رہا تھا اور اوپر اوپر سے تعریفیں کر رہا تھا

بیٹھے بیٹھے عثمان اچانک نیچے گرا اور بے ہوش ہو گیا۔۔
دونوں نے حارث کو فون ملا یا۔۔

حارث نے فون سنا اور دوڑا چلا آیا۔۔
جب حارث آیا دونوں کاپی کے گتوں سے عثمان کو ہوا دے رہی تھیں بھرے دسمبر میں
دونوں نے زور و شور سے رونا شروع کر دیا۔۔
حارث دیکھوا نہیں پکڑے کھا کے جب پیٹ بھر گیا تب بیہوش ہو گئے۔۔

حادث! بجا بیو پہلے یہ ہوا کرنا بند کریں اتنی سردی میں آپ اسے ہوا دے رہی ہیں جمانے کا ارادہ ہے۔۔۔

اوہ ہم پریشانی میں بھول گئے گرمی نہیں سردی ہے۔۔۔
عثمان (شکر ہے کہینے تو نے آکر یہ ہوا تو رکوائی)

حادث انکو لے کر اپنے کلینک پہنچا۔

بجا بیو، آپ ادھر بیٹھیں ابھی چیک اپ ہو رہا ہے۔۔۔
دونوں بہت افسردہ تھیں۔

بہت روئیں انکا مجازی خدا اندر زندگی اور موت سے لڑ رہا تھا۔

انکو اپنے بیتے پل یاد آنے لگے کیسے دونوں اسکو تنگ کرتی۔۔۔

اس بیچارے نے کبھی اف تک نہ کیا۔۔۔
www.urduNovelsMania.com

کبھی دونوں سے لڑا نہیں۔ سب کچھ اکیلے برداشت کیا اسکے ساتھ اچھے گزرے پل یاد کر کے بہت روئیں۔۔۔

اگر کچھ ہو گیا نہیں نہیں یہ سوچ ہی جان کھینچ رہی۔۔۔

یہ سچ ہے سر کا سائبان نہ ہو تو زندگی بہت کٹھن ہوتی ہے

کانٹوں پہ چل کر گزرتی ہے۔۔
لوگوں کی نظروں سے بچنا مشکل ہوتا ہے۔۔
ایک سا بنان کے ہونے کا احساس ہی تسلی سی دیتا ہے۔۔

زیادہ ایمو شل ہونے کی ضرورت نہیں
یہاں "افسرہ ناول" کے سینز نہیں چل رہے جو بیٹھ کر روئے۔
اگر آنسو آئے ہیں انکو فٹاٹ انڈو کریں اور اپنے دانتوں کو ریڈو۔
تو ہم کہاں تھے، 🤔

دونوں بہت رو رہی تھیں زور زور سے اور اپنے چادر کے پلو سے ناک صاف کر کر کے
پورے پلو ناک و ناک کر دیے۔

حادثہ آیا بجا بھوپریشان ہونے کی ضرورت نہیں وہ خطرے سے باہر ہے
ڈاکٹر نے اسے ٹینشن دینے سے منع کیا ہے
اگر اس نے ٹینشن لی تو اسکا دل نکال دوسرا لگانا پڑے گا
حادثہ نے ڈرانے لے لیے کہا۔۔

دونوں اتنی ٹینشن میں تھیں حارث کی بات پہ غور نہیں کیا اور دوڑ کر کمرے میں اپنے مجازی خدا کے پاس چلی گئیں۔

عثمان کو اس طرح بیڈ پہ دیکھ کر دونوں کے دل کو کچھ ہوا
 دونوں محبت سے اسکے پاس آئیں ایک نے ٹھنڈے ٹھنڈے ہاتھ محبت سے عثمان کے
 منہ پہ پھیرے جس سے عثمان کو کپکپاہٹ چڑھی پروہ کنٹرول کر گیا کیونکہ بیہوش تھا
 دوسری نے اپنے چادر کے پلو سے عثمان کا منہ صاف کیا
 چادر پہ لگے ناک کے چوہے عثمان کے منہ پر لگ گئے۔۔
 عثمان کو چپ چپ محسوس ہوا تو اس کا دل خراب ہونے لگا اور ہمت جواب دے گئی
 عثمان نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں
 آنکھیں کھولنے پر چار پیار بھری نظروں کو تکتا پایا
 دونوں اسکے ہوش میں آنے پہ خوش ہو گئیں اور ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں
 عثمان نے تشکر کا سانس لیا

اب دیکھنا یہ تھا یہ سانس کب تک چلتا ہے

حارث عثمان کو گھر لے آیا اور لاؤنچ میں موجود سیٹ کیے گئے سنگل بیڈ پہ لٹا دیا جو عثمان رات سونے کے لیے استعمال کرتا۔۔

(انصاف کا تقاضا)

دونوں کے کمروں میں نہیں سوتا تھا۔۔۔

اب دونوں مل جل کر رہنے لگیں

ایک ناشتہ دیتی تو دوسری کھانا

سارے کام مل بانٹ کر کرتی

سب کچھ ہنسی خوشی چل رہا تھا اب دیکھنا یہ ہے کہ خوشی کب تک چلنی تھی یا جلد ہی ٹرین سے اتر جانی تھی۔۔

حارث، عثمان سے ملنے آیا تاکہ اسکا حال احوال پوچھ سکے۔۔

ویرے ویسے تیرا پلان کامیاب گیا بڑی شانتی ہی شانتی ہے۔۔

عثمان نے سکھ کا سانس لے کر دکھایا۔

ویسے تجھے میرا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

ایسا کرتیری سائیاں بھی ڈھیر ساری ہونگی کسی ایک سے میری بھی دوسری شادی کروا دے حارث نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

عثمان اچھا اچھا ابھی بھابی کو کرتا ہوں فون۔ "ایسی ٹڑیاں کیوں لگاتا ہے یار میں نے بس "مزاق کیا

ویسے اگر کروا بھی دے گا تو تیرا کیا جائے گا

میں نے تیرے لیے اتنا کچھ کیا

ہاں ویسے کہہ تو تو ٹھیک رہا ہے۔

کمال کا ڈرامہ کیا اپنے ڈنگر کلینک کو تو نے میرے لیے پبلک کلینک بنا دیا بلکل مناجاتی کی طرح عثمان نے شکر گزار لہجے میں ہنستے ہوئے کہا۔ -

عائشہ اور رویسہ جو چائے شائے لے کر آ رہیں تھیں انہوں نے سب کچھ سن لیا

دبے پاؤں واپس گئیں۔ - اور ؟؟؟؟؟؟؟

واشروم سے دو بالٹیاں پانی کی بھر کر لے آئیں اور عثمان پہ الٹ دیں۔ -

ہم سے دھوکہ کیا اب بیمار ہو سچ والا بیچارہ عثمان کیپکا اٹھا۔۔

اب دونوں اسکے بال پٹ رہیں تھیں۔

حارث نے حالات نا سازگار دیکھے تو دوڑ لگا دی۔

عثمان چلنچلتے ہوئے

"اففف میرے خدایا" مینوں کتھے لان پھسایا

اب دونوں نے ایرکا کر لیا۔

دونوں عثمان کو کھانے تک کونا پوچھتیں۔ نا اسکا کوئی کام کرتیں۔

عثمان سر پکڑ کے بیٹھ گیا اب کیا کرے

www.urdu novels mania.com

ایک بار پھر حارث کے پاس پہنچا۔

اور اپنی پریشانی اسکے کان گزار کی۔

حارث تو پہلے دل کھول کر ہنسا ہنستا ہی رہا

تیرا ہنسنے کا چاؤ پورا ہو گیا ہو تو کچھ بک اپنے لوٹے جیسے منہ سے۔۔

میرے پاس ایک اور پلان ہے وہ پکا کامیاب ہوگا۔
 عثمان نے ڈیلے باہر نکال کر غصے سے حارث کو دیکھا۔۔
 اب اسکے پلان پہ عمل کرے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔۔۔
 چل پلان بتا

کھسر پھسر کھسر پھسر پھس پھس پھسس
 لوجی نیا پلان عثمان کے کانوں میں داخل ہو گیا۔۔

عثمان فون کان سے لگائے گھر میں داخل ہوا
 ہاں مہر ٹھیک ہے کافی پر ملتے ہیں، اچھا چلو تم کہتی ہو تو ڈنر بھی کر لیں گے ٹھیک اللہ حافظ
 کہہ کر فون بند کیا
 دونوں کے کان کھڑے ہو گئے اور دونوں ٹینشن میں آ گئیں سچ والی۔۔
 دونوں نے کھانا سرو کیا شرافت سے نالٹیں ناکوئی بحث کی مگر عثمان نے کچھ ناکھایا اور
 اٹھ کے چلا گیا دونوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

اب روزانہ کا معمول بن گیا عثمان ناگھر میں ناشتہ کرتا اور رات کا کھانا بھی باہر سے کھا کر آتا۔۔ دونوں کو منہ بھی نالگاتا

اب دونوں کا پریشان ہونا بنتا بھی تھا۔

دونوں ایک دوسرے سے، لگتا ہے یہ کسی مہر کا چکر ہے پتا نہیں کون سی تیسری ڈائن آگئی ہمارے عثمان کی زندگی میں۔۔

یہ ناہو تیسری شادی کر لیں ایک دوسرے کو ہم برداشت نہیں کرتے اس ڈائن کو کیسے کرینگے دونوں رونے لگیں۔

ہمیں پوچھنا چاہیے عثمان سے آخر کو بیویاں ہیں اسکی۔

دونوں شیرنیاں بنی عثمان کے پاس پہنچیں۔۔

www.urdu novels mania.com

عثمان کے پاس پہنچتے ہی غصے سے دھاڑیں یہ مہر کون ہے ڈائن۔

عثمان پہلی دفع ڈرائیں (مگر اندر اندر سہم سا گیا)

لگتا ہے کوئی ننیں پھنسنائی ہے ہماری تو پرواہ بھی نہیں۔ انکی کیسٹ شروع ہو چکی تھی شکایتوں کی۔۔

عثمان غصے سے دونوں پہ بولا چپ ایک دم چپ اب آواز نا آئے
دونوں شیر نیوں کا غصہ بھی سسم گیا اور بیٹھ کر سو گیا
بھلا انہوں نے کہاں عثمان کا یہ روپ دیکھا تھا۔

ہاں ایک لڑکی ہے جس کا نام مہر ہے میں اس سے شادی کرنے والا ہوں اسے دوسرے گھر
میں رکھوں گا، غصے سے کہہ کر عثمان چلا گیا اور دونوں دھاڑیں مار مار کر ایک دوسرے کے
گلے لگے رونے لگیں۔

دونوں کا برا حال تھا راتیں جاگتے گزرنے لگیں

پر دونوں دن میں خراٹے لے کر سوتیں اور دن میں نیند پوری کر لیتیں۔ رات کو پھر ٹینشن
گھیر لیتی

www.urdu novels mania.com

دونوں حد سے زیادہ پریشان ہو گئیں اب اس
مہر نئی چڑیل جو انکے شوہر کو چمٹ گئی ہے اس سے جان کیسے چھڑائی جائے۔۔
اسی ٹینشن میں دونوں ساتھ والی فاطمہ (رجو) کے پاس گئیں جو ہمیشہ انکی لڑائی میں کٹ کا
عتاب بنی بیچاری۔۔

رجو باجی ہم بڑی پریشان ہیں عثمان کسی لڑکی کے چکر شکر میں پھنس گئے ہیں کسی بابے کا بتاؤ جو دم درود کرتا ہو۔۔

رجو! ہاں میں ایک بابے کو جانتی ہوں وہ بہت اچھے تعویذ دیتا ہے تمہارا کام بن جانے گا ایسا کریں ہمیں ابھی لے کر چلیں۔۔

تینوں باباجی کے پاس جانے کے لیے نکلیں۔۔
رویسہ رکشہ پکڑتے ہیں۔

عائشہ بھٹی لیڈیز رکشہ پکڑنا مجھے ڈر لگتا ہے مجھ جیسی خوبصورت دوشیزہ کو کوئی اغوا کر لے
رویسہ بہن آئینہ دیکھو آئینہ اگر اتنی خوبصورت ہوتی تو ایک سوتن نا ہوتی تمہاری پرسنلی میاں
ہوتا

رجو! بس کرو، تمہارا میاں دوسری لڑکی کے چکروں میں ہے اور تم لڑتی رہو تھوڑی دیر
اتفاق کر لو "کہتے ہیں اتفاق میں برکت ہوتی ہے۔"
رجو آپاکی بات انکے دل کو ٹھا کر کے لگی۔۔
تینوں نے ایک لیڈیز رکشہ رکوا یا اور اس میں سوار ہو گئیں۔۔

ویسے بہن تمہارا نام کیا ہے رجو آپا نے پوچھا؟؟

منہا ہے میرا نام۔۔۔

رویسہ رکشہ کیوں چلاتی ہو؟؟؟

میرا میاں نشئی ہے اور بچے چھوٹے چھوٹے بس انکی پیٹ پوجا کے لیے۔۔۔

عائشہ اور رویسہ کو بڑا ترس آیا اور ڈبل کرایہ دے دیا بیچاری کو شاید اسکی دعائیں لگ جائیں اور کام بن جائے۔۔

تینوں پہنچ گئیں رومی بابا کے دربار میں ہر طرف اگر بتیاں جل رہیں تھیں۔ اندھیرا اندھیرا ماحول۔

رومی بابا آہش آہش ہش ہش ہش ہش ہش

رویسہ یہ ہمیں بلا رہے ہیں یا بھگا رہے ہیں

عائشہ چپ کر رومی بابا کو غصہ آجانا ہے

رجو آپا انکی شان میں کچھ نابو لو بہت جلالی ہیں بغیر کسے سن لیتے ہیں۔۔۔

لمبی قطار ختم ہونے کے بعد ان تین خواتین کی باری آئی۔۔

ہاں بچو بولو کیا مسئلہ ہے۔۔۔

آنکھیں بند کر کے سر کو جھٹکا اور پٹ سے آنکھیں کھولیں شوہر دوسری عورت کے چکروں میں ہے۔۔

دونوں نے حیران ہو کر ہاں میں سر ہلایا
رجو آپا خوش ہو گئیں میرے بتائے گئے بابا کام کے نکلے۔۔
دونوں نے اپنا تعارف کروایا۔۔

بابا رومی نے چینی منگوائی۔۔
آنکھیں بند کر کے کچھ پڑھا اور منہ میں انگلی سے تھوک نکال کر ساری چینی میں مکس کر دیا۔۔

جا کر اس کی چائے بنا کر پلانا
www.urdu novels mania.com

دونوں کو اب کافی آئی پھر سوچا ہم نے کونسا پینی ہے۔۔۔
رومی بابا نے ایک کاغذ لیا اس پہ گچے لکیریں ڈالیں اور تروڑ مروڑ کر دونوں کو ایک ایک دیا۔۔

اس تعویذ پہ دونوں نے رات کو ایک وقت میں پوری قوت سے جوتیاں مارنی ہیں دو گھنٹے

- - دونوں کا منہ حیرت سے کھل گیا پر انکی لڑکی والا قصہ یاد آیا تو بڑے کرامت والے لگے

تینوں اٹھ کے جانے لگیں۔

رکوا بھی بابا، ہش ہش ہش نے حکم نہیں دیا جانے کا۔۔

تمہیں صدقہ کرنا ہوگا۔۔

ٹھیک ہے کل ہم دو بجے لے آئیں گے۔۔

بکرے نہیں دو بھینسیں وہ بھی جو سونے والی ہوں۔۔

عائشہ! بابا، مش، مش یہ بھینس کا صدقہ کون کرتا ہے رویسہ نے بھی پہلی بار ہاں - میں ہاں

ملاتی۔۔

هو واولولولولولولو

بابا جی نے غصہ ظاہر کیا۔۔

ناجی نا غلطی ہو گئی کل بھینسیں آ جائیں گی۔

دونوں پریشان سی گھر لوٹ آئیں۔۔

اگلے دن منڈی گئیں۔۔

بھائی دو بھینسیں دکھانا جو سونے والی بھی ہوں
آدمی نے دو بھنسیں دکھائی بھائی قیمت۔۔ ۹۹

لاکھ 4

دونوں کا حیرت سے منہ کھل گیا، اتنی مہنگی۔۔

باجی ڈیڑھ لاکھ کی بھینس ہے اور جو سونے والی ہو 50,000 اسکے۔۔

اب دونوں واقع پریشان ہو گئیں اتنے پیسوں کا انتظام کیسے کریں۔۔

یہاں اتفاق کرنا ہی پڑا منہ ہاتھ بنا کر۔۔

وقت کا تقاضا تھا۔۔۔

www.urdu-novels-mania.com

دونوں نے اپنا ایک ایک گولڈ کا سیٹ بیچا اور بھینسیں خرید کر رومی بابا ہمش ہمش کے دربار
پہنچیں۔۔

بھنسیں باہر بندھوائیں اور باباجی کے دربار میں حاضری دی۔۔

باباجی دونوں کو لیے باہر بھینسوں کے پاس آئے ۔۔۔

اب دونوں نے اپنی اپنی بھینس کے منہ پہ کس کرنی ہے ۔۔۔

دونوں کو ابکاٹی آئی ۔۔۔ نہیں نہیں یہ نہیں ہوگا

باباجی کرنا پڑے گا ورنہ عمل خراب ہو جائے گا ۔۔۔

دونوں ضبط کرتی آگے بڑھیں ۔۔۔

رویسہ نے اپنی بھینس کو پیار کیا تو اسنے زبان نکال کے اسکا منہ چاٹ لیا ۔۔۔

عائشہ نے پیار کیا تو بھینس کو چھینک آگئی اور اسکی نوزی کی چھینٹیں عائشہ کے منہ پہ

پڑیں ۔۔۔

بابا، مش، مش، مش

رویسہ سے تمہارا صدقہ قبول ہوگا کیونکہ تمہارا منہ چاٹ لیا بھینس نے

عائشہ سے تمہیں عنقریب چھوڑ دے گا شوہر تمہارا منہ نہیں چاٹا بھینس نے ۔۔۔

عائشہ نے وہیں گلا پھاڑ کر رونا شروع کر دیا ہائے کمینی تیرا منہ چاٹ لیا میرا نہیں

رویسہ اتراتے ہوئے قسمت قسمت کی بات

عائشہ کو بابا نے تسلی دی کچھ کریں گے اور 2 دن بعد آنے ک کہا ۔۔۔

دونوں نے ساری رات تعویذ کو زور زور کی جوتیاں ماریں۔۔۔
 دونوں جوتیاں ایسے مار رہیں تھیں جیسے تعویذ نہیں مہر ہو۔۔۔
 دو کی بجائے 3 گھنٹے جوتیاں مارنے سے دونوں کے بازوؤں میں کھلیاں پڑ گئیں۔۔۔
 اگلے سارا دن آرام کیا ہڈی حراموں کی طرح۔۔۔

اگلے دن عثمان کان سے فون لگاتے داخل ہو،
 ساری تیاری مکمل ہے بس کل تمہیں ڈریس دلانا ہے شادی کا ٹھیک ہوں ہاں جی ہاں ہاں
 اچھا اچھا فون بند کر دیا
 دونوں ک ہاتھ سیدھا دل پہ گیا خطرے کا باجاسنائی دیا۔
 عثمان کے پاس روتی دھوتی پہنچی تو اس نے بتایا نکاح ہے جمعہ کو اور چلا گیا۔

دونوں روتی دھوتی صبح کو بابا رومی آ آ آ ہش ہش کے دربار پہنچیں تاکہ اس سے نمٹ سکیں
 کے کیسا علم کیا کہ اتنی جلدی نکاح ہو رہا ہے تو ادھر لگا تالا زبان چڑھا رہا تھا۔۔۔
 ادھر سے آدمی گزرا اس سے پوچھنے لگیں رومی بابا کے بارے میں

آدمی کہنے لگا وہ تو جعلی بابا تھا لگتا ہے اچھا مال ہاتھ لگا اتنا وہ مہینے میں نہیں کما تا جتنا ایک دن میں کما لیا دو دو ہٹی کٹی بھینسیں وہ بھی سونے والی وہ تو لے کر فرار ہو گیا۔۔

پھر کیا تھا دونوں دھاڑیں مار مار کر رونے لگیں سیٹ بھی گئے اور بھینسیں بھی۔

رو رو کر برا حال کر لیا۔۔

اب دونوں سوچ میں پڑ گئیں کیا کیا جائے۔

حادث کو فون کر کے بلایا اور عثمان کی شادی کا بتانے لگیں

حادث! مینے اسے بہت سمجھایا نا کہ شادی پر وہ ماننا نہیں کہتا ہے مجھے سکون چاہئے

حادث نے ماحول گرم دیکھ کر ایموشنل بلیک میل کرنا شروع کیا۔

آپ دونوں اتنا ناراضی اسے اتنا ٹھسا ٹھسا کے ناکھلاتیں ہاتھی جیسا کر دیا آپ نے

آپ کی تو تو میں سے وہ تنگ آ چکا ہے۔

بیچارہ کہہ جائے اس نے تیسری راہ نکال لی "تیسری شادی"۔

اسکو الگ گھر میں رکھے گا اور اسکے ساتھ رہے گا آپکو خرچہ پہنچاتا رہے گا

دونوں کے رونے میں اتنی شدت آگئی کہ حادث نے کانوں پہ ہاتھ رکھ لیا

کل جمعے کو ایک بجے نکاح کر رہا ہے آپ پہنچ جائیں اور رکوالیں نکاح

حارث بتا کر چلا گیا

اگلے دن دونوں 12 بجے پارلر پہنچ گئیں۔

ہمیں تیار کر دو ہم نے اپنے میاں کی شادی رکوانے جانا ہے

پارلروالی حیران ہوتے ہوئے شادی رکوانے جانا ہے تو اتنا میک اپ

دونوں تم بس بیس لگانچرل میک اپ کر دو تاکہ محسوس نا ہو

اب وہاں وہ ڈائن دلہن بنی پیاری لگ رہی ہوگی اسکو بھی تو دکھانا ہے ہم اس سے زیادہ

خوبصورت ہیں۔

دونوں تیار ہو کہ کورٹ پہنچیں۔۔

حارث کی کزن مہرجس کو ساری صورتحال بتا کر بلایا تھا وہ اور عثمان پارکنگ میں کھڑے

تھے۔

حارث دوڑا دوڑا آیا

وہ دونوں آچکی ہیں تم اینٹرس پہ جاؤ

دونوں جب اندر آئیں تو دیکھا عثمان مہر کا ہاتھ پکڑے جا رہا تھا۔

دونوں عثمان کے سامنے آگئیں۔

مہر کو غصے سے دیکھا پر کچھ کہا نہیں ابھی تو صرف اپنے سر تاج کو منانا تھا۔
دونوں نے عثمان کے قدموں میں بیٹھ گئیں اور زور و شور سے رونا شروع کر دیا
عثمان پلیز ایسا نا کریں

اب نا ہم لڑیں گے

نا جھگڑیں گے

مل کر رہیں گیں

آ پکوتنگ بھی نہیں کریں گی

دل پر اینٹ رکھ کر یہ سب کہا

عثمان سے انکار و نا برداشت نہیں ہوا

اسکی بیویاں تھیں محبت تھی اسے اپنی بیویوں سے۔

اس نے کہاں ایسے رولایا تھا ہمیشہ دب کر رہا

ہمیشہ دونوں کی بات پہ جی جی کرنے والا شوہر رہا

انکورو تا دیکھ کر عثمان کی بھی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

اس نے دونوں کو کا ندھے سے پکڑ کر کھڑا کیا

انکی شکل دیکھتے ہی ہاسا نکلا جسے اس نے بروقت کنٹرول کیا۔
 دونوں کی بیس میں کریک پڑ گئے تھے
 اور کابل بہہ بہہ کر ان کریکس میں بھر گیا تھا۔
 دونوں بھوتنیوں کے مشابہ لگ رہیں تھیں
 عثمان نے ان سے نالٹنے جھگڑنے کا عہد لیا اور گھر آ گیا۔

گھر کا ماحول پر سکون ہو چکا تھا بظاہر تو ایسا ہی لگتا تھا عثمان کو۔
 اکثر گھر آتا تو کسی کے گومر پڑا ہوتا سر میں تو کسی کے ناخن لگا ہوتا۔
 پوچھنے پہ یہی کہا جاتا کہ گر گئی
 یا بچوں نے مار دیا
 یہ بس دونوں جانتیں تھیں عثمان کے نکلنے ہی اپنی بڑھاسیں نکالتیں اور اسکے سامنے بھگی
 بلی بنی رہتیں۔

عثمان کو کچھ اندازہ تھا اس لیے اس نے شیشے کی ساری کراکری کو سٹیل میں بدل دیا۔
 ایک صبح عثمان آفس کے لیے نکلا

جیسے ہی دروازے سے قدم نکالا پیچھے سے سٹیل کا گلاس آ کر عثمان کی ٹنڈ پہ لگا

عثمان نے گردن جھٹکی

اس قوم کی عورتیں کبھی نہیں بدل سکتیں چاہے جو بھی کر لو۔"

ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں

اگر زبردستی رکھا جائے تو وہ آپس میں رگڑ ضرور کھاتیں ہیں۔۔۔۔

یہ آخری والی میری من گھڑت مثال ہے سیریس مت لینا 🎨۔

ختم شد

